35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE

تعمیرِ کردار سے تعمیرِ جہاں

USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

UPSS

Shaping the leaders of Ummah

عثمان پبلک اسکول سسٹم

ماہنامہ اکتوبر

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

Tarbiyah

تربیہ

UPSS
USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM
Shaping the leaders of Ummah

معمارِ حرم باز بہ تعمیرِ جہاں خیز

Tarbiyah تربیہ

اکتوبر 2024 ربیع الاول / ربیع الآخر ۱۴۴۶ھ

Monthly E-Mag for lifelong learning & holistic development

- فہم القرآن
- فہم الحدیث
- سیرت نبویؐ
- تعلیم وتربیت
- شخصیت
- انٹرویوز
- تعمیر شخصیت
- کیریر کونسلنگ
- طب وصحت
- اقبالیات
- گوشۂ عثمانین
- اقدار
- رہنمائے والدین
- سائنس وٹیکنالوجی
- تعارفِ کتاب
- تاریخ

القرآن

”جو کام نیکی اور خدا ترسی کے ہیں ان میں سب سے تعاون کرو اور جو گناہ اور زیادتی کے کام ہیں ان میں کسی سے تعاون نہ کرو اللہ سے ڈرو“ سورۃ المائدہ آیت 2

الحدیث

آپ ﷺ نے فرمایا:
”لوگوں میں سب سے اچھا وہ ہے جو لوگوں کو نفع اور فائدہ پہنچائے“ (ترمذی)

خدمت خلق اس پر فتن دور میں

دور حاضر کے پر فتن دور میں ہر سمت نفسا نفسی کا عالم ہے اس دور کا ہر شخص اپنی ذات کے لیے سوچتا ہے اور فکر معاش میں ارد گرد مشکلات و مصائب میں گھرے انسانوں سے لا تعلق سا نظر آتا ہے بے روز گاری، مہنگائی، فقر و فاقہ ،بے چینی، بد امنی و اضطراب میں بے انتہاء اضافہ ہو گیا ہے۔ اس صورتحال نے بے شمار معاشرتی، اقتصادی، تہذیبی اور ثقافتی و تمدنی مسائل کو جنم دیا۔ جہاں اکثریت خطِ غربت سے نیچے زندگی بسر کر رہی ہے اور بیشتر عوام اپنی ضروریات زندگی تک سے محروم ہیں۔

ایسی صورتحال میں اگر خطہ ارض پر انسانیت قائم رہ سکتی ہے تو اس کی بنیاد خدمت خلق پر ہی استوار ہو سکتی ہے۔

اسلام نے اگر بنیادی عقائد کے بعد کسی چیز کو سب سے زیادہ اہمیت دی ہے تو وہ حقوق العباد ہے۔ اس کی حکمت کے سبب نا صرف فلاح و بہبود کے کاموں کی تلقین کی بلکہ اس کو عبادت کا درجہ دے دیا گیا اور معاشرے میں موجود محتاج، نادار ، تنگدست، یتیم واسیر ، مسافر، مفلوک الحال افراد کی دل جوئی اور دادرسی کو مسلمان کی روحانی بلندی کا ذریعہ قرار دیا گویا انسانی و سماجی خدمت کرنے کو اسلام نے بہت فوقیت اور ترجیح دی ہے۔ قران و حدیث کی تمام تعلیمات ہی کا نتیجہ ہے کہ بطور انسان آپ کی ذات دوسروں کے لیے بھلائیوں اور خیر کا منبع ہو۔ خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس نے صرف انسانوں کی روحانی مشکلات حل کرنے اور اخلاقی برائیوں کی اصلاح کا بیڑا ہی نہیں اٹھایا بلکہ انسان کی سماجی اور معاشی مشکلات کو دور کرنے کی بھی سعی کی اور انسانی معاشرے کے رنج و غم کو سکھ اور مسرت میں تبدیل کرنے کی کامیاب جدوجہد کی ۔ آپ ﷺ کی تعلیمات ہی کا نتیجہ تھا کہ صحابہ اس کار خیر میں سب سے ممتاز نظر آتے ہیں کہ مدینے کے اطراف میں ایک کمزور اور نابینا عورت رہتی تھی تو حضرت عمرؓ اس کے گھر اس کی خدمت گزاری کے لیے جاتے۔ ایک بار انہوں نے محسوس کیا کہ کوئی شخص ان سے بھی پہلے یہ خدمت انجام دے لیتا ہے۔ کئی دنوں کی جدوجہد کے بعد معلوم ہوا کہ یہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ مجاہدین کے گھروں کا سودا سلف لا دیتے، مقام جنگ سے قاصد آتا تو ان کے خطوط ان کے گھروں میں پہنچاتے جس گھر میں کوئی پڑھا لکھا نہ ہوتا خود ہی اس کو پڑھ کر سناتے، رات کو لوگوں کا حال معلوم کرنے کے لیے گشت کرتے۔

آج موجودہ حالات میں تمام افراد، مکاتب فکر، جماعتیں، اور تنظیمیں جو کسی نہ کسی سطح پر اور کسی نہ کسی حوالے سے دعوتی، رفاہی، تبلیغی و تعلیمی خدمات انجام دے رہی ہیں وہ لوگ خدمت خلق اور رفاہی میدان میں مشکل حالات کا شکار اور پریشانی و مصیبت میں گھری انسانیت کے دکھ درد کا مداویٰ کرنے، ان کے مصائب و مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں۔ گھروں میں بھی سب آپس میں ایک دوسرے کی کے ساتھ محبت و اکرام کا رویہ رکھیں بچوں کو بھی ادب احترام، ہمدردی اور خدمت کرنا سکھائی جائے۔ ایثار، قربانی و محبت کی فضا گھر اور معاشرے میں سکون اور برکت کا باعث بنتی ہے۔ وقت کا تقاضہ ہے اور اپنے دور کا سب سے بڑا بد بخت وہ ہے جس کے دل سے ہمدردی اور رحم کو نکال دیا جائے شاعر نے کیا خوب کہا ہے

تو اگر محبت دیگراں بے غمی نہ شاید کہ نامت دیند آدمی
اگر تم دوسروں کی محبت سے بے نیاز ہو تو تم کو آدمی کا نام نہیں دینا چاہیے

نبیلہ لیاقت (معلمہ فہم القرآن کیمپس 1)

35 YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE
تعمیر کردار سے تعمیر جہاں

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو

"اور اللہ ہی کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ، ماں باپ، قرابت داروں، یتیموں، ناداروں، رشتے داروں، ہمسایوں، اجنبی ہمسایوں، پاس بیٹھنے والوں، مسافروں اور جو لوگ تمہارے قبضے میں ہوں، سب کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ بے شک اللہ تکبر کرنے والے، بڑائی مارنے والے کو دوست نہیں رکھتا۔" سورۃ النساء، 36

خدمت خلق کے لغوی معنی اللہ کی مخلوق کی خدمت کرنا ہے۔ یہ خدمت صرف مالی خدمت نہیں بلکہ ان کے تمام حقوق کا خیال رکھتے ہوئے انہیں اپنی طرف سے کسی بھی قسم کا ایذا نہ پہنچانا ہے جیسے کہ آپ ﷺ کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ بہترین انسان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اچھا مسلمان بننے کی پہلی شرط دوسروں کا خیال کرنا ہے۔ خدمت خلق محبت الٰہی کا تقاضہ، ایمان کی روح اور دنیا اور آخرت کی سرخروئی کا وسیلہ بھی ہے۔ عام طور پر لوگ مالی مدد کو ہی خدمت خلق سمجھتے ہیں حالانکہ مالی امداد کے علاوہ کسی کی کفالت کرنا، علم و ہنر سکھانا، مفید مشوروں سے نوازنا، بھٹکے ہوئے مسافر کو صحیح راہ دکھانا، علمی سرپرستی کرنا، تعلیمی و رفاہی ادارے قائم کرنا، کسی کے دکھ درد میں شریک ہونا اور ان جیسے سیکڑوں دوسرے امور بھی خدمت خلق کی مختلف راہیں ہیں جن پر اپنی صلاحیتوں کے اعتبار سے ہر انسان چل سکتا ہے۔ خدمت خلق کی فضیلت تو واضح ہوئی لیکن یہ بات ذہن میں آتی ہے کہ پھر انسان خلق خدا کی خدمت میں اتنے شوق کا اظہار کیوں نہیں کرتا جتنا کرنا چاہئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ خدمت خلق انسان کے لئے جب آسان ہوتی ہے جب انسان کے اندر قناعت ہو حرص و لالچ نہ ہو، دوسرے انسانوں سے ہمدردی ہو نفسا نفسی اور بے حسی نہ ہو، دوسرے انسانوں سے محبت ہو۔ اس لیے رسول ﷺ نے اپنی حیات طیبہ اور اسوہ حسنہ میں قناعت، ہمدردی، اور خلق خدا سے محبت کرنے کی خوب تاکید فرمائی۔ جب انسان کے اندر یہ خوبیاں پیدا ہو جائیں تو پھر وہ خدمت خلق کی صورتیں خود بخود انجام دینے لگتا ہے۔ جیسے رفاہ عامہ کے کام مثلاً ادویات فراہم کرنا، کسی کے لیے پانی کا بندوبست کرنا، یتیموں کی کفالت، بیمار کی عیادت کرنا اس کی ضروریات کا خیال کرنا، ہمسایوں کے ساتھ اچھا سلوک اور ان کے کام آنا، مسافروں اور رشتہ داروں کے ساتھ تعاون کرنا۔ یہ خدمت خلق کی مختلف صورتیں ہیں۔ اب اصل سوال یہ ہے کہ بچوں میں خدمت خلق کا جذبہ کس طرح پیدا کیا جائے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ سب سے پہلے بچوں میں انسانیت کی محبت اور اہمیت کو اجاگر کیا جائے۔

35
YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE
تعمیر کردار سے تعمیر جہاں

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو

بڑوں کی مدد کرنا، اپنے دوستوں کی مدد کرنا، اسکول میں کسی دوست کے ساتھ اپنا لنچ شئیر کرنا، کسی دوست کی پڑھائی میں مدد کر دینا، پڑوسی کے کسی کام آنا وغیرہ۔ جب بچے اپنے آس پاس کے انسانوں کی، چاہے وہ گھر میں رہنے والے لوگ ہوں یا محلے میں رہنے والے ہمسائے، اسکول میں پڑھنے والے ساتھی ہوں یا ان کے کاموں میں مدد کرنے والی آنٹی، اسکول میں کھڑے چوکیدار ہوں یا گھر لانے والے ڈرائیور، سب کی عزت اور ان سے محبت کریں گے تو ان کے کام آنا ان کے لئے بے حد آسان ہو جائے گا۔ والدین کو چاہیے بچوں کو گھر اور آس پاس لوگوں کی چھوٹی چھوٹی چیزوں میں مدد کرنے کی تلقین کریں جیسے بزرگ خاتون یا انکل کی مدد کرنا، کسی کا سودا سلف لا دینا، مما کی گھر کے کاموں میں مدد کرنا، بابا کے آفس سے آتے ہی ان کے چھوٹے موٹے کام کرنا، گھر میں کام والی آنٹی کے ساتھ احترام کا رویہ رکھنا ان کے بچوں کو پڑھائی میں مدد کرنا، اپنے کھلونے کسی ایسے بچے کے ساتھ بانٹنا جو اس کو لینے کی استطاعت نہ رکھتا ہو۔ اور بچے اگر ان میں سے کوئی بھی کام کریں تو ان کی حوصلہ افزائی ضرور کریں تاکہ وہ ہمیشہ دوسروں کی مدد کے لئے حاضر اور کوشاں رہیں۔ اللہ تعالی کے خاطر ایک دوسرے سے محبت رکھنے والے قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ خدا سے دعا ہے کہ ہم اور ہمارے بچے لوگوں سے ایسے محبت کرنے والے اور ان کی خدمت کرنے والے بن جائیں کہ اس دن اللہ کے عرش کے سائے تلے ہوں۔

آمین

معلمہ مریم کشف کیمپس۔10

اسلام میں خدمتِ خلق کی اہمیت: فلاحِ انسانیت کا بہترین ذریعہ

دین اسلام ہمیں انسانوں کے ساتھ پیار و محبت کا درس دیتا ہے، صحابہ کرامؓ اپنی ضرورتوں پر دوسروں کی ضرورتوں کو ترجیح دیتے تھے۔ مخلوق خدا کی خدمت، وقت کی ضرورت بھی ہے اور بہت بڑی عبادت بھی۔ کسی انسان کے دکھ درد کو بانٹنا حصولِ جنّت کا ذریعہ ہے۔ کسی زخمی دل پر محبت و شفقت کا مرہم رکھنا اللہ کی خُوش نودی کا ذریعہ ہے۔ دین اسلام نے خدمتِ انسانیت کو بہترین اخلاق اور عظیم عبادت قرار دیا ہے۔ مسلم شریف کی روایت ہے ،

"مخلوق اللہ کا کنبہ ہے اور وہ شخص اللہ کو زیادہ محبوب ہے جو اس کے کنبے کے لئے زیادہ نفع بخش ہو۔"

انسانیت کی خدمت کے بہت سے طریقے ہیں۔ بیواؤں اور یتیموں کی مدد، مسافروں، محتاجوں اور فقرا اور مساکین سے ہمدردی، بیماروں، معذوروں، قیدیوں اور مصیبت زدگان سے تعاون یہ سب خدمت خلق کے کام ہیں اور وسیع تر تناظر میں ان سب سے بڑھ کر انسانوں سے ہمدردی یہ ہے کہ ان کو دعوت و تبلیغ اور تعلیم و تربیت کے ذریعے دوزخ کی آگ سے بچایا جائے اور رب کی رضا اور صراط مستقیم کی طرف ان کو دعوت دی جائے۔ انسانیت کی بنیاد خدمت کے جذبات پر استوار ہے۔ خدمت خلق ایک بہترین عمل ہے جو ہر انسان کو انفرادی اور مجموعی طور پر معاشرے کے لئے انجام دینا چاہیئے۔ یہ عمل نہ صرف انسانیت کی ترقی و تحریک کا سبب ہے بلکہ اس سے فرد کی شخصیت میں بھی نکھار پیدا ہوتا ہے۔ دوسروں کے کام آنے سے معاشرے میں ہمدردی اور تعاون کا ماحول بنتا ہے۔ یہ انسانوں کے درمیان محبت اور احترام کا رشتہ مضبوط کرتا ہے اور معاشرے میں اخلاقی بہتری کا سبب بنتا ہے۔ جن معاشروں میں انفرادی، اجتماعی، ریاستی اور قومی سطح پر انسانوں میں دردمندی، خدمتِ خلق اور انسانی فلاح و بہبود کا جذبہ نظری، فکری اور عملی طور پر مروج ہوتا ہے وہ معاشرہ مجموعی طور پر دن دُگنی رات چوگنی ترقی کرتا نظر آتا ہے۔ اسلام میں احترام انسانیت اور خلق خدا کے ساتھ ہمدردی و غمخواری کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ کلام اللہ اور احادیث مبارکہ میں جگہ جگہ خدمت انسانیت کو بہترین اخلاق اور عظیم عبادت قرار دیا ہے، اسلام نے روزِ اول سے انبیاء کرام کے اہم فرائض میں اللہ کی مخلوق پر شفقت و رحمت اور ان کی خدمت کی ذمہ داری عائد کی ہے۔ اس ذمہ داری کو انہوں نے نہایت عمدہ طریقہ سے سرانجام دیا۔ نبی کریم ﷺ نے بھی مدینہ منورہ میں رفاہی، اصلاحی اور عوامی بہبود کی ریاست قائم کی۔ خدمت خلق کے پیچھے دراصل اپنائیت کا جذبہ کارفرما ہے، جتنا قریبی شخص ہو گا خدمت کا جذبہ اتنا ہی شدید ہو گا، اور یہ جذبہ انسان کی فطرت میں ودیعت ہے، لیکن کبھی کبھی ذاتی اغراض، گروہی مفادات اور نفسانی خواہشات اس جذبے پر غالب آجاتی ہیں، چنانچہ اسلام نے ان مفاسد کے خاتمے کے لیے خدمت خلق کو عبادت، تقرب الی اللہ اور رضائے الٰہی کے حصول کا اہم ذریعہ قرار دیا ہے۔ اس لیے اس اہم کام کی ادائیگی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا ہم سب کا دینی اور قومی فرض ہے۔

فوزیہ بانو پرنسپل کیمپس 48

35
YEARS OF EDUCATIONAL EXCELLENCE
تعمیر کردار سے تعمیر جہان

سلسلہ:۔ ہم سے پوچھیے

سوال:

السلام علیکم۔

میری بیٹی کو لوگوں سے زیادہ گھلنا ملنا پسند نہیں ، وہ الگ رہنے کو ہی ترجیح دیتی ہے ۔ گھر میں اگر مہمان بھی آ جائیں تو چھپ جاتی ہے کوشش کرتی ہے کہ سامنے نا آنا پڑے۔ اسکول میں بھی ٹیچر یہی کہتی ہیں کہ یہ زیادہ کسی سے بات نہیں کرتی اور اپنے کام سے کام رکھتی ہے۔ یہ 4 کلاس میں ہے اور میں چاہتی ہوں کہ یہ سب کے ساتھ کھیلے ،باتیں کرے، اسکول کی ایکٹوٹیز میں حصہ لے جیسے اس کے ہم عمر دوسرے بچے کر رہے ہوتے ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ اس میں اعتماد کی کمی ہے۔میں اسے confident کیسے بناؤں؟

جواب:

وعلیکم السلام۔

بعض بچوں کا مزاج ایسا ہوتا ہے کہ وہ زیادہ گھلنے ملنے میں کمفرٹیبل نہیں ہوتے اور الگ رہنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے کیونکہ ہر بچے کی شخصیت اور مزاج مختلف ہوتا ہے۔ کچھ بچے مختلف سرگرمیوں میں حصہ لینے، دوسروں سے باتیں کرنے اور گھلنے ملنے کو پسند کرتے ہیں جبکہ اس کے برعکس کچھ بچے اس کو زیادہ پسند نہیں کرتے۔ اگر وہ کسی خاص طرح کی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لے پا رہے تو یقیناً کوئی اور ایسی چیز ہوگی جو ان کے شوق کی ہوگی اور وہ دلچسپی سے اس میں حصہ لینا چاہیں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ دوسرے بچوں سے گھلنا ملنا، مختلف کھیلوں میں حصہ لینا اور اسکول کی دیگر سرگرمیوں میں حصہ لینے سے بچے بہت کچھ سیکھتے ہیں اور ان کی سیکھنے کی صلاحیت میں اضافہ بھی ہوتا ہے۔ لیکن جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہوا کہ ہر بچہ مختلف ہوتا ہے تو اسی طرح سیکھنے کے طریقے بھی مختلف ہوتے ہیں لہذا بچوں کو اس معاملے میں pressurize کرنا مناسب نہیں ہے۔ اس میں یہ ضرور دیکھا جائے کہ وہ کس طرح کی سرگرمیوں کو پسند کرتے ہیں اس میں انہیں مہارت حاصل کروائی جائے اور دیگر سرگرمیوں کو کرنے کی ترغیب بھی دلوائی جائے ایسا کرنے سے وہ اپنی صلاحیتوں میں پر اعتماد ہوں گے۔

کچھ بچے ایسی سرگرمیوں میں زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں جن میں وہ اپنے کمفرٹ زون میں ہی رہیں جیسے کہ آرٹ اینڈ کرافٹ، کتابیں پڑھنا اور لکھنا وغیرہ۔ ہم بعض دفعہ بچوں کو کچھ مخصوص طرح کی چیزیں ہی کرتے دیکھنا چاہتے ہیں لیکن ضروری نہیں کہ بچوں کی بھی وہی دلچسپی ہو۔ ان کا شوق اور passion کچھ مختلف کاموں میں ہوتا ہے۔ یہ درست ہے کہ اکثر دفعہ اس کا تعلق اعتماد سے بھی ہوتا ہے اور اس کی کمی کی وجہ سے بھی بچے بہت سارے کام نہیں کر پا رہے ہوتے۔

بچوں کے اعتماد میں اضافے کے لیے اور ان کی socialization کو بڑھانے کے لیے چند تجاویز درج ذیل ہیں:

- ان کے ساتھ گھر میں ایک مضبوط تعلق قائم کریں۔ ان سے بات کریں اور ان کو اظہار خیال کا موقع دیں۔
- اگر بچے کچھ غلط کریں تو ان کو ٹوکنے کے بجائے بہتر انداز میں سکھائیں۔
- ان کے ساتھ زبردستی کرنے کے بجائے ان کو سمجھا کر فیصلہ کرنے دیا جائے۔
- بچوں کا دوسرے بچوں سے موازنہ نا کیا جائے۔ ہر بچے کی اپنی صلاحیتیں اور خوبیاں ہوتی ہیں اور دوسروں سے موازنہ کرنے سے ان کے اعتماد کو ٹھیس پہنچتی ہے۔
- والدین بچوں کو ایسے مواقع فراہم کریں جس کے ذریعہ سے وہ دوسرے لوگوں سے ملاقات کر سکیں۔ جیسے خاندان میں لوگوں سے ملنا جلنا، بچوں کو پارک یا کھیل کی کسی ایسی جگہ لے کر جانا جہاں وہ اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ گھل مل سکیں وغیرہ۔
- بچوں کا اسکرین ٹائم کم سے کم ہو کیونکہ کئی ریسرچ کے مطابق اسکرین ٹائم بچوں کی socialization پر منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔
- بچوں کو مختلف قسم کی سرگرمیوں سے متعارف ضرور کروایا جائے اور motivate بھی کیا جائے اور کرنے پر سراہا بھی جائے۔
- اگر وہ کوئی کام نہیں کر پا رہے تو ان کو بار بار اس کا احساس دلوانے کے بجائے ان کی مدد کی جائے اور ان کو سکھایا جائے کہ کام کیسے کرنا ہے۔

امید ہے کہ آپ اور دوسرے والدین ان تجاویز سے مستفید ہوں گے۔

جزاک اللہ

آمنہ کامران ڈپٹی مینیجر مینٹورنگ اینڈ کاؤنسلنگ ڈپارٹمنٹ

کیا آپ اپنے بچے کی تربیت اور اس کے اخلاق و کردار کی درستی کے لیے فکر مند ہیں؟

کیا آپ کسی مستند کاؤنسلر سے رہنمائی چاہتے ہیں؟

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ بہترین والدین بننے کا اعزاز حاصل کریں!!

ہم لا رہے ہیں آپ کے لیے---

عثمان پبلک اسکول سسٹم کے **تربیہ ای میگزین** میں ایک ایسا مستقل سلسلہ

ہم سے پوچھیے

جو آپ کے سوالات کے تسلی بخش جواب دے گا۔ آج ہی اپنے سوالات اس ای میل ایڈریس پر بھیجیے۔

JOIN OUR GUIDES

mcd@usman.edu.pk

Our very own Usmanians

You are invited to write your heart out in a special section of

TARBIYAH E-MAGAZINE

Your writing may contain

Any unforgettable memory of your school..

Any thing which you like the most about UPSS...

Any article with authentic knowledge related to career opportunities and different professions.

Any word of advice for your juniors

Your achievement , success stories

And much more...

JOIN OUR GUIDES

DEPARTMENT OF
MENTORING & COUNSELLING
USMAN PUBLIC SCHOOL SYSTEM

E-MAIL YOUR WRITE UPS AT
mcd@usman.edu.pk